

کیا سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یزید کی تعریف کی تھی؟

سوال بلاذری نے عبدالرحمٰن بن معاویہ سے نقل کیا ہے کہ عامر بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ہم مکہ میں تھے کہ امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) کی وفات کی خبر دینے والا ہمارے پاس سے گزرا تو ہم عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے، وہ بھی مکہ ہی میں تھے۔ وہ کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور دستر خوان لگایا جا چکا تھا لیکن ابھی کھانا نہیں آیا تھا تو ہم نے ان سے کہا: اے ابوالعباس! ایک قاصد امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) کی وفات کی خبر لایا ہے۔

یہ سن کر عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہ) کچھ دیر تک خاموش رہے پھر فرمایا: اے اللہ! معاویہ (رضی اللہ عنہ) پر اپنی رحمت وسیع فرما۔ یقیناً آپ ان لوگوں کے مثل تو نہ تھے جو آپ سے پہلے گزر چکے لیکن آپ کے بعد بھی آپ جیسا کوئی نہ دیکھنے کو ملے گا اور آپ کا بیٹا یزید آپ کے خاندان کے صالح لوگوں میں سے ہے۔ اس لئے اے لوگو! اپنی اپنی جگہوں پر رہو اور اس کی بیعت کر کے اطاعت کرو۔ الخ (انساب الاشراف ۵/۳۰۲ [ص ۲۱۴۶] دوسرا نسخہ ۵/۲۹۰)

کیا یہ روایت صحیح یا حسن ہے؟ (ایک سائل)

الجواب اس روایت کے راوی ابوالحویرث عبدالرحمٰن بن معاویہ بن الحویرث الانصاری الزرقی المدنی کے بارے میں حافظ ہیثمی نے فرمایا:

"والأکثر علٰی تضعیفه"

اور اکثر (جمہور) نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔ (مجمع الزوائد ۱/۳۲)

حافظ ابن حجر نے انھیں "من السادسة" یعنی چھٹے طبقے میں ذکر کیا ہے۔

(تقریب التہذیب: ۴۰۱۱)

ابوالحویرث عبدالرحمٰن بن معاویہ کے ضعیف عندالجمہور ہونے کے لئے دیکھئے راقم الحروف کا مضمون: عبدالرحمٰن بن معاویہ بن الحویرث اور جمہور محدثین (دیکھئے ص ۴۵)

عامر بن مسعود بن اُمیہ بن خلف الجمحی رضی اللہ عنہ کے صحابی یا تابعی ہونے میں اختلاف ہے، اگر وہ صحابی ہیں تو عبدالرحمٰن بن معاویہ کی اُن سے روایت منقطع ہے، کیونکہ حافظ ابن حجر نے لکھا ہے:

" السادسة : طبقة عاصروا الخامسة لكن لم يثبت لهم لقاء أحد من الصحابة كابن جريج" (مقدمۃ التقریب ص۱۵)

اور اگر وہ تابعی ہیں تو عبدالرحمٰن بن معاویہ کی ان سے ملاقات کا کوئی ثبوت نہیں اور نہ معاصرت ثابت ہے۔

حافظ مزی نے تہذیب الکمال میں دونوں کے تراجم میں ایک دوسرے سے استادی شاگردی کا تعلق بھی بیان نہیں کیا اور نہ کسی اور کتاب میں ایسی کوئی صراحت ملی ہے، لہٰذا اس سند میں انقطاع کا شبہ ہے۔

خلاصۃ التحقیق یہ کہ یہ روایت عبدالرحمٰن بن معاویہ کے ضعف، نیز متصل نہ ہونے کی وجہ سے ضعیف و مردود ہے، لہٰذا معاصرین میں سے کسی محمد بن ہادی الشیبانی کا اسے حسن قرار دینا صحیح نہیں۔

جو شخص اس روایت کو حسن یا صحیح سمجھتا ہے، اُس پر یہ ضروری ہے کہ وہ عبدالرحمٰن بن معاویہ کی عامر بن مسعود سے ملاقات یا معاصرت ثابت کرے، نیز عبدالرحمٰن بن معاویہ کا جمہور کے نزدیک موثق ہونا بھی ثابت کرے، ورنہ علمی میدان میں بے دلیل دعووں کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم

تنبیہ: انساب الاشراف للبلاذری کے موجودہ مطبوعہ نسخے کے بارے میں صحیح تحقیق کی ضرورت ہے کہ کیا واقعی یہی نسخہ بلاذری سے ثابت ہے۔

(۲۶/ مارچ ۲۰۱۳ء)